



سوال

(58) (كنت سمعہ الذی یسمع و بصرہ) کے معنی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بحوث العلمیہ والافتاء کمیٹی کو سماجہ الریس العام کی خدمت میں پیش کی گئے اس استفتاء کے بارے میں علم ہوا جس میں یہ سوال بھیجا گیا ہے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے کیا معنی ہیں کہ "جب میں اپنے بندے سے محبت کرتا ہوں۔ تو اس کا کان بھی بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب مسلمان فرائض کو ادا کرے پھر تقرب الہی کے حصول کے لئے نفل عبادتوں کو بھی بجالانے کی مقدر و بھر کوشش کرتا رہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اور ہر کام میں اس کا معاون بن جاتا ہے۔ جب سنتا ہے تو سننے میں اسے اللہ کی مدد حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ خیر ہی کی بات سنتا ہے۔ حق ہی کو قبول کرتا ہے۔ اور باطل اس سے دور ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ اپنی آنکھ اور دل سے دیکھتا ہے۔ تو اللہ کے نور کے ساتھ ہی دیکھتا ہے۔ اور اس میں وہ اللہ کی تائید و توفیق کے ساتھ ہدایت و بصیرت پر ہوتا ہے۔ اور وہ حق کو حق اور باطل کو باطل پر دیکھتا ہے۔ جب کسی چیز کو پکڑتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوت کے ساتھ پکڑتا ہے۔ اور اس کی یہ پکڑ حق کی حمایت کے لئے ہوتی ہے۔ اور جب وہ چلتا ہے تو اس کی یہ چال اللہ تعالیٰ کی اطاعت طلب علم یا اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے ہوتی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ اس کا اپنے ظاہری و باطنی اعضاء کے ساتھ عمل اللہ کی ہدایت و قوت کا رہن منت ہوتا ہے۔

اس سے واضح ہے کہ یہ حدیث اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوق میں حلول کر جاتا ہے۔ یا اپنی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ متحد ہو جاتا ہے۔ مزید رہنمائی ان کلمات سے ملتی ہے جو اس حدیث کے آخر میں آئے ہیں:

ولین سانی لا عیظہ ولین استعاذنی لا عینہ (صحیح بخاری)

"اگر میرا بندہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور دے دیتا ہوں اور اگر میرے ساتھ پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ دے دیتا ہوں۔"

بعض روایات میں جو یہ الفاظ آتے ہیں:-



"وہ میرے ساتھ سنتا اور میرے ساتھ دیکھتا ہے۔"

تو اس میں حدیث کے ابتدائی حصہ سے جو مراد ہے اس کی وضاحت اور تصریح ہے۔ کہ سائل کون ہے اور مسئول کون مستعیذ (پناہ مانگنے والا) کون ہے اور معیذ (پناہ دینے والا) کون ہے۔ یہ حدیث قدسی ایک دوسری حدیث قدسی کی نظیر ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

مرضت فلم تعدنی لرح (مسند احمد ۴/۲-۴)

"میرے بندے میں بیمار ہوا لیکن تو نے میری بیمار پر سی نہ کی۔" لرح!

ان دونوں حدیثوں میں آخری حصہ ابتدائی حصے کی خود ہی شرح کرتا ہے۔ لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ خواہشات کے بیماری تشابہ نصوص کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ محکم سے اعراض کرتے ہیں۔ اور اس طرح سے یہ سیدھے رستے سے بھٹک جاتے ہیں۔

حداماعندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن بازر رحمہ اللہ

جلد دوم